



## سوال

(369) عمرہ دو کی طرف سے نہیں ہو سکتا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ہم ہر سال عمرہ ادا کرنے کے لیے رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو ایک سال میں اپنے باپ کی طرف سے اور دوسرے سال اپنی والدہ کی طرف سے عمرہ کی نیت کر لیتا ہوں لیکن آخری عمرہ جو میں نے کیا ہے تو اس میں دونوں کی طرف سے نیت کی تھی اور جب میں نے اس عمرے کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عمرہ آپ ہی کے لیے ہو گا، آپ کے ماں باپ کے لیے نہیں ہو گا تو کیا یہ بات صحیح ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں یہ بات صحیح ہے۔ اہل علم کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دو کی طرف سے نہیں بلکہ صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ یعنی اپنے لیے یا صرف اپنے باپ یا ماں کے لیے اور یہ ممکن نہیں کہ آدمی دو کی طرف سے بلیک کے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو یہ دو کی طرف سے نہیں بلکہ خود اسی کی طرف سے ہو گا۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ ہر انسان کو چاہیے کہ عہ عمرہ، حج، صدقہ، نماز، تلاوت قرآن اور دیگر تمام اعمال صالحہ اپنی طرف سے ادا کرے کیونکہ ہر انسان ان اعمال صالحہ کا خود س محتاج ہے۔ ایک دن آنے والا ہے کہ انسان ایک ایک نیک کی تمنا کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی یہ رہنمائی نہیں فرمائی کہ لوگ اپنے اعمال صالحہ کو اپنے باپ، ماں، یا کسی زندہ یا مردہ انسان کی طرف منسوب کر دیں، ہاں البتہ آپ نے یہ ضرور رہنمائی فرمائی ہے کہ فوت شدگان کے لیے دعا کی جائے، چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

(اذامات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثہ: الامن صدقہ جاریہ او علم ینفع بہ او والد صالح یدعولہ) (صحیح مسلم الوصیۃ باب ما یصلح الانسان من الثواب بعد وفاتہ ج: 1631)

”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، ہاں البتہ تین طرح کا عمل باقی رہتا ہے (1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے نفع اٹھایا جا رہا ہوں اور (3) نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا ہو۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر غور فرمائیے کہ ”نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا ہو۔“ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ نیک بچہ جو اس کے لیے قرآن پڑھتا ہو یا اس کے لیے دو رکعتیں پڑھتا ہو یا اس کی طرف سے حج اور عمرہ کرتا ہو یا اس کی طرف سے روزہ رکھتا ہو بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ”نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا ہو۔“ حالانکہ سیاق میں عمل صالح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کے لیے کوئی اور عمل صالح کرنے کی بجائے دعا کرے لیکن اگر کوئی شخص عمل صالح کر کے اسے اپنے والدین یا کسی ایک کی طرف منسوب کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن حج اور عمرہ میں بیک وقت دونوں کی طرف سے بلیک نہ کیے۔



مجلس البحوث الإسلامية  
مهدث فتوى

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى إسلامية

كتاب المناسك : ج 2 صفحہ 269

محدث فتوى